

## عمومی جائزہ

کمزور عالمی نمو اور دشوار مقامی  
ماحول معاشی نمو کو متاثر کر رہا ہے...

یورپی بینکوں کو فنڈنگ میں درپیش مسائل اور عالمی مالی منڈیوں میں خطرے سے گریز کے رجحان میں شدت آنے کے باعث یورو کے علاقے میں ریاستی قرضوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں اور عالمی مالی بحران ابھی تک نہیں ٹلا۔ چونکہ پاکستان عالمی مالی روابط کے ساتھ مضبوطی سے پیوست نہیں ہے اس لیے وہ بڑی حد تک عالمی بحران سے محفوظ رہا ہے۔ تاہم عالمی نمو خصوصاً یورو کے علاقے اور امریکہ میں سست رفتاری کے سنگین مضمرات ہو سکتے ہیں کیونکہ پاکستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے (چونکہ برآمدات کی طلب میں کمی آئی ہے)، امن وامان کی خراب صورتحال اور توانائی کے جاری بحران سے متاثر ہوئی ہے۔

خراب معاشی حالات اور غیر یقینی سیاسی صورتحال میں بیرونی فنڈز کو معیشت میں لانے کے لیے حکومت کی جانب سے برآمدات کو بڑھانے اور عالمی مالی اداروں سے زرمبادلہ ملک میں لانے کی کوششوں کا بیرونی کھاتے پر زیادہ اثر نہیں پڑ سکا تاہم کارکنوں کی ترسیلات زر<sup>1</sup> کی بلند سطح نے بگڑتے ہوئے جاری کھاتے کے توازن پر کسی حد تک مثبت اثرات مرتب کیے۔

مسلل بڑھتے ہوئے بجٹ خسارے نے مجموعی معاشی صورتحال پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ حکومت کی جانب سے اضافی قرضوں کی طلب کا نتیجہ سربامایہ کاری میں کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔ جڑواں خساروں (تجارتی و بجٹ) کے باوجود زرعی شعبے نے معقول نمو کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نمو کے اثرات زرعی پیداوار کو بطور خام مال استعمال کرنے والے دیگر شعبوں پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔ اسی طرح، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں 2011ء کی دوسری ششماہی کے اختتام پر معمولی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ غذائی اشیا کی رسد میں بہتری کے باعث گذشتہ دو برسوں کے مقابلے میں گرانی قدرے پست سطح پر رہی ہے، اگرچہ یہ بہتری آئندہ برس سیلاب کے خطرات کی وجہ سے کمزور معلوم ہوتی ہے۔

اگرچہ مالی شعبہ مستحکم ہے تاہم  
معیشت کو درپیش خطرات کے مقابلے  
میں کمزور ہے...

2011ء کے دوران مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 15 فیصد نمو ہوئی (جدول 1)<sup>2</sup> اگرچہ یہ اضافہ وسیع البنیاد ہے لیکن اس میں بڑا حصہ بینکاری شعبے کا ہے۔ مالی شعبے کی مجموعی عملی کارکردگی گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہوئی ہے کیونکہ 2011ء میں اثاثوں پر منافع بڑھ کر 1.4 فیصد تک پہنچ گیا جو 2010ء میں 0.9 فیصد تھا۔ تاہم جی ڈی پی (ایف جی ڈی پی) میں دو ہندسی گرانی کے باعث مالی شعبے کا حصہ 2011ء کے دوران معمولی کمی کے ساتھ 57.4 فیصد پر آ گیا۔ بہتر کارکردگی سے مالی شعبے کی معقول استقامت کی نشاندہی ہوتی ہے اگرچہ یہ معیشت کو لاحق خطرات کے مقابلے میں ابھی تک کمزور ہے۔

بینکاری نظام مضبوط رہا لیکن  
خطرات کسی حد تک بڑھ گئے ہیں...

کفایت سرمایہ اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں میں بہتری کی وجہ سے بینکاری نظام<sup>3</sup> مضبوطی کا حامل رہا جس میں 2011ء کے دوران منافع کی بلند سطح اور ایکویٹی کے ادخال کا اہم حصہ ہے۔ تاہم مالی استحکام کے گذشتہ جائزے کی

1 مالی سال 12ء کے اختتام پر ترسیلات زر 13.2 ارب امریکی ڈالر کی سطح پر تھیں۔

2 ترقیاتی مالی اداروں، مائیکرو فنانس اداروں، بیمہ، جی ڈی این ایس اور بینکوں کا ڈیٹا کیلنڈر سال (2011ء) پر مبنی ہے۔ جبکہ مضاربہ، آئی ایف بی، اجارہ کینیوں اور خطاطہ سرمائے کا ڈیٹا مالی سال (م 11ء) کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔ غیر بینک مالی اداروں میں جی ڈی ایف آئیز، میوچل فنڈز، مضاربہ، آئی ایف بی، اجارہ کینیوں اور خطاطہ سرمائے شامل ہیں۔

3 بینکوں اور ڈی ایف آئیز کا تجزیہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے لیے ہے، جبکہ بقیہ اداروں کی کارکردگی پورے سال کے لیے ہے۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی							
2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	
11,107	9,655	8,867	7,712	7,117	6,028	5,202	اثاثے (ارب روپے)
15.0	8.9	15	8.4	19.4	14.5	15.1	شرح نمو (فیصد)
مجموعی اثاثوں کا فیصد							
0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	مانیٹر و فنانس ادارے
4.7	4.4	5.3	7.6	8.0	7.8	7.6	غیر بینک مالی ادارے
4.3	4.4	4.4	4.4	4.6	4.1	3.9	بیمہ
17.2	17.3	16.6	14.8	14.6	16.1	18.0	سی ڈی این ایس
73.6	73.8	73.5	73.0	72.7	71.9	70.4	بینک
اثاثے بطور بنی ڈی پی فیصد							
0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	مانیٹر و فنانس ادارے
2.7	2.6	3.4	5.1	6.0	5.7	5.6	غیر بینک مالی ادارے
2.5	2.6	2.8	3.0	3.4	3.0	2.9	بیمہ
9.9	10.2	10.7	9.9	11.0	11.8	13.3	سی ڈی این ایس
42.2	43.3	47.3	49.0	54.7	53.4	51.8	بینک
57.4	58.8	64.4	67.2	75.2	74.0	73.7	مجموعی اثاثے

اشاعت کے بعد سے بینکاری نظام کو لاحق خطرات میں کسی حد تک اضافہ ہوا ہے، جس کا اہم سبب معاشی ماحول ہے۔

...وفاقی حکومت کے وثیقہ جات کا  
بڑھتا ہوا اکتشاف اثاثوں کے تنوع کو  
کم اور مالی وساطت کو محدود کرنے  
کا باعث بن رہا ہے...

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 5.91 فیصد اضافے میں اہم حصہ حکومتی تمسکات میں مسلسل اور بلند سرمایہ کاری کا ہے۔ حکومت کی جانب سے جڑواں خساروں کی اصلاح میں کسی بھی قسم کی ساختی تبدیلی نہ کر پانے کی وجہ سے اسے بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے بینکاری نظام کے قرضوں پر انحصار کرنا پڑا۔ حکومت کی جانب سے فنڈز کی غیر لکھدار طلب کے ساتھ ساتھ مقامی کرنسی کے ریاستی قرضوں پر سرمائے کی حد نہ ہونے اور لازمی شرح سیالیت کی اہلیت نے بینکوں کو حکومتی وثیقہ جات میں پہلے سے زیادہ سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دی۔ تاہم، حکومتی قرضوں میں بینکوں کا بڑھتا ہوا اکتشاف اثاثوں کو متنوع بنانے میں حائل ہے اور مالی وساطت میں ان کے کردار کو کم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران خطرہ قرض میں معمولی اضافہ ہوا کیونکہ قرضے دینے کی سرگرمی سست رفتاری کا شکار رہی اور بینک قابل بازیابی قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کے ذریعے اپنے متاثرہ جزدان کے بہاؤ کو محدود کرنے میں کامیاب رہے۔ قرضوں کے مجموعی بہاؤ میں پہلی بار کسی ششماہی میں بینکاری شعبے کے مجموعی قرضے کم ہوئے جو کہ نومبر 2011ء میں بین کارپوریٹ سرکاری شعبے کے گردش قرضے کی یکبارگی ادائیگی کا نتیجہ تھا۔ اس کے نتیجے میں سرکاری شعبے کے قرضوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی۔

...مسلسل بلند اور بڑھتے ہوئے اجناس  
کے قرضے سرکاری شعبے کے اکتشاف  
کو بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں...

اہم غذائی فصلوں کی بلند امدادی قیمتیں برقرار رکھنے کی حکومتی پالیسی کے نتیجے میں سرکاری شعبے کے مجموعی قرضوں میں اجناس کی مالکاری کا حصہ ستمبر 2008ء کے 33 فیصد سے بڑھ کر 2011ء کی دوسری ششماہی میں 65 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم سرکاری شعبے کی اجناس کی سرگرمیوں کی مد میں غیر ادائندہ زراعت کے باعث 78 ارب روپے کی یکبارگی مطابقت سے اجناس کی مزید مالکاری کے لیے معمولی گنجائش مہیا ہو سکی تھی۔ گندم کی امدادی قیمت میں 100 روپیہ فی

چالیس کلوگرام کے حالیہ اضافے سے توقع ہے کہ حکومت کی خریداری کی ضروریات کے لیے فنڈز کی طلب میں مزید اضافہ ہوگا۔

...طلب و رسد کے مسائل کے باعث  
نجی شعبے کے قرضے سست رفتاری  
کا شکار ہو گئے...

نجی شعبے میں قرضوں کی طلب مثبت لیکن محدود رہی تھی جس کی وجوہات میں توانائی کی قلت، امن و امان کی خراب صورتحال اور بیرونی طلب (برآمدات) میں سست روی شامل ہیں۔ نجی شعبے کے قرضوں کی ملکی طلب کارپوریٹ شعبے میں جاری سرمائے کی ضروریات اور سال کے آخر میں موسمی طلب کے گرد گھومتی رہی۔ تاہم معین سرمائے کی طلب میں کمی دیکھی گئی جس کا سبب نصب شدہ صنعتی گنجائش<sup>4</sup> سے کم استفادہ ہے۔ مزید برآں، بینکوں نے ایس ایم ای اور صارفین کی مالی کاروری جیسے پرخطر شعبوں کو محدود قرضے دیے جس سے مجموعی قرضہ جزدان میں ان کا حصہ مزید کم ہو گیا تھا۔

...کارپوریٹ شعبے میں قرضوں کے  
بڑھتے ہوئے ارتکاز سے اضافی خطرہ  
لاحق ہو رہا ہے...

کارپوریٹ شعبے میں قرضوں کے بڑھتے ہوئے ارتکاز سے بینکوں کے لیے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ گروپ اکتشافات کی حساسیت کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجی شعبے کے تین سرفہرست کارپوریٹ گروپس کی نابدہنگی کی صورت میں بینکاری نظام کی کفایت سرمایہ سب سے زیادہ متاثر ہوگی۔ اگرچہ ضوابطی اکتشاف کی عدم موجودگی تاہم بینکوں کو چاہیے کہ وہ اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر مضر اثرات اور بینکاری نظام کے لیے نظمی خطرات سے بچنے کے لیے ایسے ارتکازی جزدانوں کا مؤثر انتظام کریں۔

انفیکشن میں معمولی اضافہ ہوا لیکن  
مضرت کی مجموعی سطح بلند رہی...

قرضوں میں کمی کے ساتھ ساتھ غیر فعال قرضوں میں اضافے کا عمل بھی خاصی سست رفتاری کا شکار رہا کیونکہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں 12.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی ششماہی میں یہ 31.4 ارب روپے بڑھے تھے۔ لیکن 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران انفیکشن تناسب میں 40 پی پی ایس کا معمولی اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 15.7 فیصد تک پہنچ گیا جو کہ بلند سطح ہے۔ بہتر اختصاص کی وجہ سے بھی، خصوصاً سرفہرست پانچ بینکوں کے، خالص غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ مجموعی قرضوں میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 18 فیصد ہے اور یہ بینکوں کے قرضے کا سب سے بڑا استعمال کنندہ رہا۔ تاہم، ٹیکسٹائل کے شعبے میں انفیکشن کا تناسب 28 فیصد رہا جو کہ شعبہ جاتی انفیکشن تناسب سے کہیں زیادہ ہے اور تشویش کا باعث ہے۔

فنڈنگ کو امانتوں میں معتدل نمو سے  
تقویت حاصل ہوئی...

فنڈنگ کے لحاظ سے 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران امانتوں میں 4.7 فیصد کی معتدل نمو ہوئی جس کی وجہ صارفین امانتوں میں سست روی ہے۔ قومی بچت اسکیموں (این ایس ایس) کی پرکشش شرح منافع اور انوسٹمنٹ پورٹ فولیو سیکورٹیز (آئی پی ایس) اکاؤنٹس میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سست روی کی ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔ امانتوں میں زیادہ تر نموصارفین امانتوں کے معین اور بچت زمروں کے ساتھ ساتھ مالی اداروں کی امانتوں کی غیر متوقع طور پر بلند سطح کے باعث ہوئی تھی۔ پاکستانی روپے کی قدر میں 4.6 فیصد کمی کے باعث بیرونی کرنسی کی امانتوں میں 10 فیصد اضافے نے بھی امانتوں کی نمو کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جاری امانتوں کے جمود کی وجہ سے 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران پست لاگت کے کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ (سی اے ایس اے) کا حصہ زائل ہو گیا جس کے سبب آئندہ مہینوں میں امانتوں کی لاگت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم، طویل مدتی معین امانتوں پر مطلوبہ لازمی نقد سیالیت کے صفر ہونے سے بینکوں کی تلافی ہو سکے گی اور عرصیت کی عدم مطابقت کی صورت میں خطرہ سیالیت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

4 پاکستانی معیشت کی کیفیت۔ دوسری سہ ماہی رپورٹ 2011-2012ء

بینکاری ڈیٹا سے بھی پتہ چلتا ہے کہ امانتوں میں ہونے والی پیشتر نمویں زیادہ حصہ بڑے حجم (10 ملین روپے سے زائد) کی امانتوں کا ہے جو کہ کارپوریٹ کلائنٹ، حکومت اور عمدہ سا کھرکھنے والے افراد پر مشتمل ہے۔ مزید برآں، درمیانے حجم کے بینک (اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے 6 تا 21 نمبر تک) جو امانتوں کی قدرے بہتر شرحوں کی پیشکش بھی کر رہے ہیں، صارفین امانتوں میں ہونے والے اضافے میں ان کا حصہ زیادہ بنتا ہے۔ یہ بینکاری کے شعبے میں بڑھتی ہوئی مسابقت اور ان اداروں پر صارفین کے اعتماد کو گھٹا کر رہا ہے۔

مالی اداروں سے بینکوں کی قرض گیری کا حصہ جو عام طور پر ان کے اثاثوں کے 8 تا 10 فیصد کی حد میں رہتا ہے، اس میں اضافہ ہوا جس کا سبب دباؤ کا شکار قلیل مدتی سیالیت اور امانتوں کی کمزور نمویں ہے۔ اس قرض گیری میں اضافے کا بڑا حصہ قلیل مدتی سیالیت کے فرق کا انتظام کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک سے حاصل کی گئی ریپو قرض گیری پر مشتمل تھا۔ مزید برآں، نفع یابی (جسے قیمت فروخت لازم کی سہولت سے تقویت پہنچی تھی) کے باعث ایکویٹی میں عمدہ نمو اور سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے تازہ سیالیت کے ادخال نے بھی بینکوں کی فنڈنگ کے حصے کو جزوی طور پر فائدہ پہنچایا تھا۔

...جس میں سے بیشتر کو حکومتی وثیقہ جات میں استعمال کیا گیا جس سے نرخوں کے ازسرنو تعین کا خطرہ بڑھ گیا...

بینکوں کی جانب سے جمع کیے جانے والے اضافی فنڈز کو زیادہ تر خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات کے لیے استعمال میں لایا گیا جس کے نتیجے میں 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران سیالیت کے اظہاریوں میں مزید بہتری آگئی۔ تاہم قرضوں کی محدود تقسیم اور بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کے باعث بینکاری اثاثوں کے جزدان میں نمایاں تبدیلی آگئی جس کی عکاسی قرضوں اور امانتوں کے تناسب (اے ڈی آر) میں کمی سے ہوتی ہے جو کہ 2011ء کی پہلی ششماہی کے 56.7 فیصد سے گر کر 54 فیصد پر آگئی تھی۔ یہ صورتحال مستعد نگرانی کی متقاضی ہے کیونکہ قرضوں اور امانتوں کے تناسب میں مسلسل کمی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں کے لیورا جیہ میں ناخوشگوار کمی آئی ہے۔ حکومتی وثیقہ جات میں مسلسل سرمایہ کاری کا نتیجہ گرتی ہوئی شرح سود کے دور میں بینکوں کو بے سرمایہ کاری کے خطرے سے دوچار کر سکتا ہے۔

...جبکہ بازار میں سیالیت کے دباؤ نے بین البینک قرض گیری کو بڑھا دیا

تاہم قلیل مدتی سیالیت مشکلات کا شکار رہی خصوصاً سال کی آخری سہ ماہی میں جس کی وجہ شہید نرخوں کی بلند اور تغیر پذیر شرحیں ہیں اور اس کی عکاسی بینکوں کی مالی اداروں سے اضافی قرض گیری سے ہوتی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر بینکوں کو درپیش خطرہ منڈی قابو میں رہا اور اس کا انتظام کر لیا گیا لیکن ضروری ہے کہ بینک اپنے انکشافات پر نقصانات سے بچنے کے لیے منڈی میں ہونے والی مضبوطی رفت پر نظر رکھیں۔

ریکارڈ نفع یابی سے منافع کے اظہاریوں میں بہتری آگئی...

2011ء کے دوران بینکوں کے غیر معمولی منافع سے ان کے مجموعی استحکام میں اضافہ ہوا۔ بینکوں کو قلیل از نیکیں 170 ارب روپے منافع ہوا جس میں خالص سودی آمدنی میں بھرپور اضافے نے اہم کردار ادا کیا اور سرکاری تمسکات میں بینکوں کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے ملنے والی اضافی رقم اس کا سبب تھیں۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران وسیع تر خالص سودی مارجنز کے علاوہ سودی آمدنی والے اثاثوں میں مستحکم نمو کے باعث خالص سودی آمدنی 12.4 فیصد بڑھی۔ قیمت فروخت لازم کے اضافی فائدے کی بنا پر وصول کیے جانے والے اختصا میں کمی اور فیس رکیشن، منافع منقسمہ اور زرمبادلہ کی تجارتی سرگرمیوں جیسی غیر سودی آمدنی بڑھنے کی بنا پر ان آمدنیوں میں مزید اضافہ ہوا۔ چنانچہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں اثاثوں پر منافع 2.2 فیصد رہا جو پہلی ششماہی کے 2.1 فیصد سے زیادہ ہے (2010ء میں 1.4 فیصد تھا)۔ نیز زیادہ تر بینک منافع میں رہے، چند ایک بینکوں کو خسارہ ہوا۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں منافع میں صف اول کے پانچ بینکوں کا حصہ بھی کم ہو

کر 74 فیصد رہ گیا (جو 2011ء کی پہلی ششماہی میں 78 فیصد اور 2010ء میں 106 فیصد تھا)۔

... اور اس سے بینکوں کی ادائیگی  
قرض کی صلاحیت اور مضبوطی بہتر  
ہوئی

بینکوں کو خاصا سرمایہ حاصل رہا، نشانہ شرح کفایت سرمایہ<sup>5</sup> بڑھ کر 15.1 فیصد ہو گئی۔ سرمائے میں بیشتر اضافہ بتایا آمدنی کے اکٹھا ہونے اور ایکویٹی کے ادخال سے ہوا جبکہ سطح اوّل کے سرمائے کا تناسب جو 2011ء کی پہلی ششماہی میں 11.9 فیصد تھا دوسری ششماہی میں بڑھ کر 13 فیصد ہو گیا۔ مزید برآں، بڑھتے ہوئے خطرہ قرض کے ماحول میں خطرے سے پاک سرکاری تمسکات میں بینکوں کے سرمایہ لگانے سے خطرہ قرض بہ وزن اٹاٹے (credit risk weighted assets) اور مجموعی خطرہ بہ وزن اٹاٹے، دونوں گھٹ گئے ہیں۔ نتیجتاً ادائیگی قرض کی بینکوں کی صلاحیت کا تناسب بلند تر ہو چکا ہے۔

تاہم بڑھتے ہوئے غیر فعال قرضے  
سرمایہ بنیاد کے لیے خطرہ ہیں

گذشتہ برسوں کے دوران سرمائے کی بنیاد اگرچہ مستحکم رہی ہے، تاہم خطرے سے دوچار سرمایہ (capital at risk) یعنی خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب غیر فعال قرضوں کے متواتر بہاؤ کی وجہ سے مسلسل بڑھ رہا ہے۔ بہر حال 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران یہ تناسب معمولی سا یعنی 17 پیسے پوائنٹس گر کر 25.6 فیصد ہو گیا جو خوش آئند ہے تاہم یہ اب بھی اتنا بلند ہے کہ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کر سکتا ہے۔

بعض بینکوں، خصوصاً چھوٹے بینکوں کو درپیش ایک اور اہم چیلنج کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنا ہے جو 2013ء تک بتدریج بڑھتے ہوئے 10 ارب روپے تک پہنچ جائے گا۔ اگرچہ بینک نو سرمایہ کاری کے ذریعے اپنے منافع کو بڑھا کر مذکورہ شرائط کو پورا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں تاہم وہ ابھی تک ضوابطی شرائط پوری کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ملک کے غیر یقینی معاشی و سیاسی امکانات کے پیش نظر حالات کافی دشوار معلوم ہوتے ہیں اور ان بینکوں کے لیے اپنے سرمائے میں مزید اضافے کے لیے فنڈز جمع کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

دباؤ کی جانچ کے لیے حال ہی میں متعارف کرائی گئی<sup>6</sup> مشق، جس میں اب نسبتاً توسیعی نوعیت کے دھچکے شامل ہیں، سے پتہ چلتا ہے کہ شعبہ بینکاری غیر معمولی لیکن مناسب دھچکے برداشت کرنے کی خاصی صلاحیت رکھتا ہے۔ دھچکے کے بعد بھی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کم سے کم شرائط سے اگرچہ زائد رہے گی تاہم بلند انفیکشن تناسب کی بنا پر خطرہ قرض کے دھچکوں کے منفی اثرات سے بعض بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت دباؤ میں رہے گی۔

اسلامی بینکوں کو نظامی اہمیت ملتی  
رہی...

اسلامی بینکاری ادارے عمدہ کارکردگی دکھاتے رہے اور بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ بڑھ کر تقریباً 8 فیصد ہو گیا۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثے 14 فیصد بڑھ گئے اور روایتی بینکوں کی طرح انہوں نے بھی اضافی اثاثوں کا خاصا حصہ سرکاری تمسکات میں لگا دیا۔ مالکاری کے طریقے مراعات اور اجارہ بدستور سب سے زیادہ استعمال کیے گئے جبکہ نفع نقصان شراکت کے بہترین طریقے ان سے خاصے پیچھے ہیں۔ اوسط کے لحاظ سے اسلامی بینکاری ادارے ادائیگی قرض کی بہتر صلاحیت اور سیالیت رکھتے ہیں تاہم بقیہ شعبہ بینکاری کے مقابلے میں ان کی نفع یابی معمولی سی کم ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اثاثوں کا معیار معمولی سا خراب ہوا تاہم روایتی بینکوں کے معیار کے مقابلے میں خاصا بہتر رہا۔

حکومت نے گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران اگرچہ پاکستان اجارہ صلوک کی اجرائیوں میں اضافہ کر دیا ہے تاہم انتظام

<sup>5</sup> بی ایس ڈی سرکل نمبر 7 برائے 2009ء کے مطابق بینک کم از کم 10 فیصد شرح کفایت سرمایہ برقرار رکھنے کے پابند ہیں۔

<sup>6</sup> بی ایس ڈی سرکل نمبر 1 برائے 2012ء کے ذریعے "Guidelines on Stress Testing" جاری ہوئیں۔

سیالیت کے محدود آلات، گہری اور سیال اسلامی مالی بازار کی کمی اور اسلامی بینکاری اداروں کے لیے حتمی قرض دہندہ کی عدم موجودگی وہ اسباب ہیں جنہیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک انتظام سیالیت کا جامع حل تیار کر رہا ہے۔ نیز اسلامی بینکاری اداروں کے منافع میں شراکت کا طریقہ کار معیاری بنانے کی ضرورت ہے جس میں مرکزیت پیدا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کوشاں ہے۔

میوچل فنڈز میں غیر معمولی نمو سے  
غیر بینک مالی اداروں کے اثاثے بڑھ  
گئے...

غیر بینک مالی ادارے مالی شعبے کا وہ جز ہیں جو بینکوں اور مرکزی محکمہ قومی بچت (CDNS) کے بعد سب سے زیادہ حصے کے حامل ہیں۔ تاہم مالی شعبے میں ان کا حجم کم رہا ہے۔ غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں مسلسل دو سال کی کے بعد 2011ء کے دوران 22.6 فیصد نمو ہوئی۔ اس اضافے میں اہم کردار میوچل فنڈز میں غیر معمولی 29 فیصد نمو (2011ء کی دوسری سہ ماہی سے 16 فیصد زائد) کا رہا، جبکہ مضاربہ کمپنیوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثے بھی بڑھے۔ تاہم سرمایہ کار مالی ادارے (IFCs)، لیزنگ ادارے اور مخاطرہ سرمایہ ادارے اپنی بقا کے لیے کوشاں رہے۔

معیشت میں مجموعی سست روی کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہوئے مجموعی اثاثوں میں غیر بینک مالی اداروں کے قرضوں کا حصہ گر کر 39 فیصد رہ گیا۔ یہ کمی گرہ دیکھی گئی ہے کیونکہ مالکاری پہلے سے زیادہ خطر ہو چکی ہے اور قوم کے ذرائع پہلے ہی محدود ہیں۔ غیر بینک مالی اداروں کی مالکاری کا اہم ذریعہ بینک ہوتے ہیں، ان اداروں کی بیلنس شیٹ پر بینکوں کا انکشاف بھی مالی سال 11ء کے دوران 7 فیصد گر گیا۔ اس دوران سرمایہ کاری کے ضمن میں بنیادی طور پر خطرات سے پاک سرکاری تمسکات میں اضافہ ہوا جس میں بیشتر اضافہ ترقیاتی مالی اداروں نے کیا۔

... جبکہ مضاربہ اور لیزنگ کمپنیوں  
کی بہتر کارکردگی سے مجموعی نفع  
یابی میں اضافہ ہوا

منافع کے اظہاریوں، یعنی اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کے دو سال تک منفی رہنے کے بعد غیر بینک مالی اداروں کی کارکردگی 7 گزشتہ برس کے دوران بہتر ہوئی۔ مضاربہ کمپنیوں اور لیزنگ کمپنیوں کی بہتر کارکردگی کے نتیجے میں ان کی نفع یابی بڑھی جبکہ ترقیاتی مالی اداروں کی کارکردگی میں معمولی سی خرابی آئی۔ نیز غیر بینک مالی اداروں کے ہر ذیلی شعبے کے چند ہی اداروں میں نفع یابی دیکھی گئی۔ بہتر نفع یابی سے اگرچہ غیر بینک مالی اداروں کا سرمایہ معمولی سا بہتر ہوا تاہم بہت سے ادارے کم سے کم ایکویٹی کی شرائط (MER) کو پورا کرنے سے پھر بھی قاصر رہے۔ صرف ترقیاتی مالی ادارے سرمائے اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اعتبار سے مستحکم پوزیشن پر ہیں تاہم ان کے پاس مطلوبہ شرح کفایت سرمایہ سے خاصا زائد سرمایہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے پوری طرح سے استعمال نہیں کیا جا رہا۔

غیر بینک مالی اداروں کی نمو میں سب سے نمایاں میوچل فنڈز کی غیر معمولی کارکردگی اور بازار زرکی سرمایہ کاریاں تھیں تاہم انہیں بھی خطرات کا سامنا ہے۔ 2011ء کے دوران میوچل فنڈز کی نمو میں اہم عوامل ٹیکس ترغیبات اور بازار زرکی رقوم میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں پر کم سرمایہ چارج تھے۔ تاہم بازار زرکی رقوم میں بلند ارتکاز اور موجودہ ٹیکس نظام میں متوقع رد و بدل،<sup>8</sup> دونوں متوقع نمو کے رجحان کا تجزیہ کرتے وقت احتیاط کا تقاضا کرتے ہیں۔ نیز اسٹیٹ بینک Basel Capital Accord for Collective Investment Schemes پر ضوابطی ہدایات میں ممکنہ رد و بدل پر کام کر رہا ہے جو میوچل فنڈز میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں پر قابل اطلاق سرمایہ چارج پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

غیر بینک مالی اداروں کے بعض ذیلی  
شعبے اپنی بقا کے لیے کوشاں ہیں

گذشتہ برسوں کے دوران غیر بینک مالی اداروں کی مسلسل یکجائی اور بعض اداروں کی روبہ زوال کارکردگی متعدد ذیلی

7 میوچل فنڈز کو منہا کر کے۔

8 وفاقی حکومت نے ٹیکس کے ڈھانچے کو معقول بنانے کا وفاقی بجٹ میں پہلے ہی اعلان کر رکھا ہے۔

شعبوں کی بقا کو دشوار بنا رہی ہے۔ خصوصاً سرمایہ کار مالی کمپنیوں (آئی ایف سی) کی مجموعی کارکردگی دوران سال بینکوں کی طرف سے سخت مسابقت اور بے ترتیب اقتصادی ماحول میں مزید خراب ہوئی۔ سب سے بڑی سرمایہ کاری مالی کمپنی (جو 36 فیصد حصے کی حامل ہے) کا ایک بینک کے ساتھ انضمام متوقع ہے، جس سے آئی ایف سی کا شعبہ خاصا متاثر ہونے کا امکان ہے۔ نیز متعدد فرموں کا سرمائے کی شرائط کو پورا نہ کر پانا بھی ایک اشارہ ہے کہ ابھی مزید یکجائی ہوگی جس سے مسابقت کمزور پڑ سکتی ہے۔

مضاربہ کمپنیوں کو بھی اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے مسابقت کا سامنا ہے جو اسی طرح کی مصنوعات فراہم کر رہے ہیں، تاہم مضاربہ کمپنیوں کو یہ فوقیت حاصل ہے کہ مالی اور غیر مالی کاروبار میں شریک ہونے کا انہیں جو موقع دستیاب ہے اس کی بنا پر وہ ضرورت کے مطابق خدمات فراہم کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ لیونگ کا شعبہ ایس ایم ای مالکاری میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے، چنانچہ اسے برقرار رکھنے کے لیے مناسب اقدامات کی ضرورت ہے۔

بیمہ شعبے نے عمدہ نمو اور بہتر آمدنی حاصل کی

بیمے کے شعبے نے خطرات سے تحفظ میں اپنا کردار ادا کیا، گو کہ بین الاقوامی تناظر میں اس کا اثر و رسوخ کم ہے۔ 2011ء کے دوران شعبہ بیمہ کے اثاثے 11.7 فیصد بڑھے جس میں حیاتی بیمے میں نمودار یا دہ مستحکم رہی۔ شہری علاقوں میں سلامتی کو لاحق خطرات کی بنا پر ان سے بچاؤ کے لیے بیمے کی طلب بڑھ رہی ہے چنانچہ حیاتی بیمے کے اثاثوں میں 2011ء میں 19.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ سیلاب کی بنا پر آنے والے دعووں کے تصفیے کے نتیجے میں غیر حیاتی بیمے کے اثاثے 7.4 فیصد کم ہو گئے۔

دشوار اقتصادی ماحول کے باوجود 2011ء میں حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ دونوں شعبوں میں دعووں کا تناسب کم ہوا۔ حیاتی بیمے کے شعبے کی نفع یابی بہتر ہونے کی اہم وجہ سرکاری تمسکات میں اس شعبے کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری ہے جبکہ غیر حیاتی بیمے کی نفع یابی واجبی سی کم ہوئی جس کی وجہ اختصاص اور غیر ذمہ نویسی کی بڑھتی ہوئی لاگت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیمہ شعبے کے سرمائے اور اثاثوں کے مستحکم تناسب سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی سرمایہ بندی مناسب سطح پر ہے۔

دشوار اقتصادی ماحول کے باعث مالی منڈیاں دباؤ میں رہیں

مالی منڈیوں کے لیے 2011ء کی پہلی ششماہی میں سازگار حالات تھے، اس کے برعکس دوسری ششماہی میں بڑھتے ہوئے جڑواں خسارے کی بنا پر اقتصادی حالات مزید دگرگوں ہوئے اور مالی منڈیوں کو دباؤ والے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ بازار زرکی سیالیت کے کچاؤ کے علاوہ، جاری کھاتے کی خرابیوں کے باعث بھی روپے کی قدر 4.6 فیصد گر گئی جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی سے درآمدی ہفتوں کی تعداد بھی کم ہوئی۔ ایکویٹی منڈی کا نشانہ اشاریہ 9.2 فیصد کم ہونے سے اس میں مندی کا رجحان رہا جبکہ ساتھ ساتھ جزدانی سرمایہ کاری کا بھی خالص اخراج ہوا۔ مزید برآں، 2011ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی اور قرضہ منڈی میں فہرست کاری بھی کم رہی۔

ادائیگیوں کا نظام بدستور کارگزار اور مضبوط رہا

ادائیگیوں اور تصفیے میں کارگزاری کو یقینی بنانے کے ساتھ بڑی مالیت اور خوردہ ادائیگیوں دونوں کے لحاظ سے نظام ادائیگی میں مزید نمو دیکھی گئی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں نظام ادائیگی کے مختلف ذرائع نے خاصے استحکام کا مظاہرہ کیا، ان میں کوئی بڑا نقص نہیں آیا اور ان کے ناکارہ رہنے کا عرصہ بھی کم سے کم رہا۔

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بڑی مالیت کی ادائیگی کا نظام یعنی 'بروقت بین ال بینک چیکٹ' کی پاکستانی طریقہ

(پرزم) بین الینک بازار میں سیالیت پر دباؤ کے باوجود لین دین، خصوصاً تمسکات کے لین دین میں اضافے سے نمٹنے میں کامیاب رہا۔ آگاہی میں اضافے، ٹیکنالوجی کی ترقی، اور صارفین کی تعداد بڑھتے رہنے کی بنا پر خوردہ ادائیگیوں کی برقی طریقوں پر منتقلی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ خوردہ ادائیگیوں کے معاملے میں کانغذی لین دین کی مالیت اگرچہ اب بھی حاوی ہے، تاہم برقی بینکاری سودوں میں بھرپور اضافے کی بنا پر کانغذی لین دین کا حصہ مسلسل گھٹ رہا ہے۔ بروقت آن لائن بینکاری خوردہ ادائیگیوں میں برقی بینکاری کی نمو کے پس پردہ اہم عمل انگیز کی حیثیت سے سامنے آئی ہے۔